بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

قومی و ملّی مسائل میں ہمارا موقف

جمعیت علماءِ اسلام کی سالانہ کارکردگی کا ایک جائزہ

۹ نومبر شیرانوالہ گیٹ لاہور میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی جنرل کونسل کے اجلاس میں جمعیت کے سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق نے اپنی پیش کردہ اس رپورٹ میں اہم قومی وملّی مسائل کے بارہ میں پارٹی کا موقف پیش کیا اور جمعیت کی سالانہ سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اجلاس میں ملک کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے کم از کم دو ہزار علماء اور عہدہ داروں نے شرکت کی۔ (ادارہ)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعینْ

اما بعد!

حضرت الامیر مدظلہم العالی! اور قابلِ صد احترام رفقاءِ کرام!!

جمعیت علماء پاکستان کی مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں آپ حضرات کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں اور اس امید کا اظہار کرتا ہوں کہ آج کے نازک دور میں جب کہ ملک کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشیں زور پکڑ رہی ہیں۔ علاقائیت اور گروہی عصبیت کے فتنے قومی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں مصروف ہیں۔ سیکولرازم، سوشلزم اور مغربی جمہوریت کے علمبردار پاکستان کو اس کی نظریاتی بنیاد سے ہٹانے کے لئے سرگرم عمل ہیں اور بیرونی لابیاں بموں کے دھماکوں اور تخریب کاری کی وارداتوں کے ذریعہ پاکستانی عوام کو خوف زدہ کرکے انہیں عالمی طاقتوں کے سیاسی عزائم کے سامنے سرِ تسلیم خم کردینے پر آمادہ کرنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہیں۔ ان حالات میں آپ جیسے مخلص، محبِ وطن اور دینی حمیت سے بہرہ ور حضرات کا مل بیٹھنا یقیناً دین و ملک کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اور آپ کے فیصلے ملک کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے ممد اور معاون

ثابت ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔

حضراتِ محترم! آج سے ٹھیک ایک سال قبل ۱۰ نومبر ۱۹۸۶ء کو شیرانوالہ گیٹ لاہور کے اسی عظیم مرکز میں آپ بزرگوں اور دوستوں نے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی کی حیثیت سے علماء حق کے اس عظیم قافلہ دعوت و عزیمت کی خدمت کی ذمہ داری محض حسنِ ظن اور شفقت کی بنا پر مجھ ناتواں کے کندھوں پر ڈالی تھی اور میں نے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کے باوجود اس جذبہ سے تعمیلِ حکم پر لبیک کہہ دیا تھا کہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور آپ بزرگوں اور احباب کی دعاؤں، توجہات اور تعاون کے ساتھ اگر اس کاروانِ عزیمت و استقامت کی کچھ خدمت کر سکا تو یہ سعادت میرے لئے دونوں جہانوں میں خوش نصیبی اور بخت آوری کا ذریعہ بن جائے گی۔ مگر آج جب مرکزی مجلس عمومی کے اجلاس میں آپ کے سامنے جماعتی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کر رہا ہوں تو یہ احساس مسلسل دامن گیر ہے کہ عظیم جماعتی جدوجہد جس محنت کا تقاضہ کر رہی ہے وہ یقیناً نہیں ہو سکی۔ تاہم حضرت الامیر دامت برکاتہم کی مشفقانہ سرپرستی اور سرگرم مرکزی و صوبائی عہدہ داروں کے تعاون کے ساتھ گذشتہ ایک سال کے دوران جماعتی سرگرمیوں کے محاذ پر جو کچھ ہو سکا ہے اس کا ایک مختصر خاکہ پیش خدمت کر رہا ہوں۔

تحریک نفاذِ شریعت

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی جدوجہد کا بنیادی ہدف ملک میں فرنگی دور کی منحوس یادگار عدالتی، انتظامی، معاشی اور سیاسی نظام کا مکمل خاتمہ اور خلافتِ راشدہ کی طرز پر شریعت اسلامیہ کے عادلانہ نظام کا عملی نفاذ ہے۔ ہم نہ صرف مسلمان کی حیثیت سے اس کے مکلف ہیں۔ بلکہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ تک ہمارے تمام اکابر و اسلاف کا مشن یہی تھا جو وراثتاً ہمیں منتقل ہوا ہے۔ اور مسلم معاشرہ میں اسلامی نظام کی مکمل بالادستی تک اس جدوجہد کو جاری رکھنا بہر حال ہماری ذمہ داری ہے۔

سینیٹ آف پاکستان میں مولانا قاضی عبد اللطیف اور راقم الحروف کی طرف سے پیش کردہ "شریعت بل" کا مقصد اسی عظیم مشن کی تکمیل کی طرف عملی پیش رفت ہے اور پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ نفاذِ شریعت کی طرف ایک سنجیدہ اور عملی پیش رفت کا آغاز کیا گیا ہے۔ "شریعت بل" پیش کرنے سے شخصی یا جماعتی طور پر کریڈٹ کا حصول ہمارا مطمحِ نظر نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ مختلف مکاتب فکر پر مشتمل "متحدہ شریعت محاذ" کی تشکیل کے موقع پر بعض سنجیدہ حلقوں کی طرف سے "شریعت بل" کو زیادہ بہتر اور قابلِ عمل بنانے کے لئے جو ترامیم پیش کی گئیں ہم نے نہ صرف انہیں قبول کر لیا بلکہ ملک کے تمام حلقوں کو دعوت دی کہ "شریعت بل" پر شرعی نقطۂ نظر سے کسی قسم کا کوئی اعتراض ہو یا اسے مزید بہتر اور موثر بنانے کے لئے کوئی ترمیم یا تجویز پیش کی جائے تو ہمیں اس کو قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوگا۔ لیکن ملک میں سیکولرازم، سوشلزم اور مغربی جمہوریت کے علمبردار سیاسی حلقوں کے ساتھ ساتھ ان کے حلیف بعض مذہبی حلقے بھی "شریعت بل" کی مخالفت میں حکومت کے ہمنوا ہو گئے۔ اور انہوں نے کوئی معقول اعتراض یا تجویز پیش کرنے کی بجائے محض اپنے سیکولر دوستوں کی رفاقت

اور وفاداری کو نباہنے کے لئے "شریعت بل" کی مخالفت کو اپنا مشن بنالیا جو بلاشبہ نفاذِ اسلام کی جدوجہد کا ایک تاریک باب ہے۔ حکمران طبقہ اس ملک میں فرنگی نظام کے وفادار محافظ کی حیثیت سے پہلے ہی "شریعت بل" کی منظوری میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور اسے پرجوش عوامی جدوجہد اور رائے عامہ کے مسلسل دباؤ کے ذریعے ہی ملک میں شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سیکولر سیاست دانوں کی رفاقت کے شوق میں ان کے حلیف بعض مذہبی حلقوں نے "شریعت بل" کی مخالفت کر کے حکمران گروہ کے ہاتھ مضبوط کر دیئے ہیں۔ اور حکمران گروہ آج صرف ان نام نہاد مذہبی حلقوں کی مخالفت کو "شریعت بل" منظور نہ کرنے کا بہانہ بنا رہا ہے۔

اس لئے اگر خدانخواستہ "شریعت بل" منظور نہیں ہوتا یا حکمران پارٹی اس میں من مانی ترامیم کر کے اسے بے وزن اور غیر موثر بنا دیتی ہے تو اس کی ذمہ داری میں حکمران گروہ کے ساتھ ساتھ ملک کے سیکولر سیاسی حلقے اور ان کی ہمنوا بعض مذہبی ٹولیاں بھی برابر کی شریک ہوں گی۔ یہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے راہ نماؤں اور کارکنوں کے خلوص کا ثمرہ ہے کہ ان کے پیش کردہ "شریعت بل" کو منظور کرانے کے لئے بریلوی مکتب فکر کی سرکردہ علمی و دینی شخصیات، جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، جماعت اسلامی پاکستان، سواد اعظم اہلسنت پاکستان، مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان، مجلس احرار اسلام پاکستان، خاکسار تحریک پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، تنظیم اسلامی پاکستان، جمعیۃ اہلسنۃ والجماعۃ پاکستان اور دیگر تنظیموں پر مشتمل متحدہ شریعت محاذ پاکستان مصروف جدوجہد عمل ہے۔ اور اس کی سربراہی جمعیت کے سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم فرما رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے راہ نماؤں اور کارکنوں نے ہر سطح پر متحدہ شریعت محاذ کی سرگرمیوں میں پرجوش حصہ لیا ہے۔ اور اسلام آباد اور پشاور کے عظیم الشان عام جلسوں کے علاوہ ملک گیر عوامی مظاہروں۔ نفاذ شریعت کانفرنسوں میں جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی ہے اس کے علاوہ جمعیۃ نے اپنے پلیٹ فارم پر بھی نفاذ شریعت کی جدوجہد کے لئے سرگرمیاں جاری رکھی ہیں اور متعدد مقامات پر ڈویژنل اور ضلعی نظام شریعت کانفرنسیں اور کنونشن منعقد کر کے اس مقدس مہم میں حصہ لیا ہے۔

تحریک ختم نبوت | عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی سرگرمیوں کے سدباب کی جدوجہد میں بھی جمعیۃ علماء اسلام کے راہ نما اور کارکن ہر سطح پر پرجوش کردار ادا کرتے رہے ہیں۔

★ سینیٹ آف پاکستان میں مولانا قاضی عبداللطیف اور راقم الحروف نے متعدد مواقع پر قادیانی سرگرمیوں اور ملازمتوں میں ان کے تناسب کے بارے میں سوالات اٹھا کر رائے عامہ کو اس طرف توجہ دلانے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح پنجاب اسمبلی میں ہمارے ختم نبوت محاذ کے عظیم جرنیل مولانا منظور احمد چنیوٹی بھی اس سلسلہ میں مسلسل سرگرم عمل رہتے ہیں۔

★ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی نمائندگی مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا

میاں محمد اجمل قادری اور مولانا زاہد الراشدی کر رہے ہیں۔ اور ہر سطح پر تحریک ختم نبوت میں جمعیۃ کے کارکن شریک ہوتے ہیں۔

★ ۲۰ ستمبر کو لندن میں منعقد ہونے والی تیسری سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے راہ نماؤں میں سے حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا میاں محمد اجمل قادری۔ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی اور مولانا عبدالرحمٰن قاسمی نے خطاب کیا۔ اور اس کے علاوہ برطانیہ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کے جلسوں میں شرکت کی۔

★ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان چلنے والے معروف مقدمہ میں مسلمانوں کی معاونت کے لئے تحریک ختم نبوت کے دیگر راہ نماؤں کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے راہ نما مولانا منظور احمد چنیوٹی اور علامہ خالد محمود بھی کیپ ٹاؤن تشریف لے گئے۔ اور وہاں کم و بیش تین ماہ تک قیام کر کے مسلمان راہ نماؤں اور ان کے وکلاء کو مقدمہ کی تیاری کرائی۔

★ اپریل ۸۷ء کے دوران امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی طرف سے پاکستان کی امداد کے لئے عائد کردہ شرائط کے ضمن میں قادیانیوں کی صراحت کے ساتھ حمایت کی گئی تو امریکی شرائط کے خلاف سب سے پہلے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے آواز بلند کی۔ اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف حلقوں کو ان شرائط کی طرف توجہ دلا کر ان کے خلاف مؤثر آواز اٹھانے کی مہم چلائی۔ اور سینیٹ کے حالیہ اجلاس میں میں نے تحریک التواء کی شکل میں بھی اس مسئلہ کو پیش کیا۔

★ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے راہ نماؤں مولانا زاہد الراشدی اور میاں محمد اجمل قادری نے امریکہ جا کر وہاں کے مسلمانوں بالخصوص پاکستانیوں کو ان شرائط کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے تیار کیا۔ اور نیویارک میں مقیم مسلمانوں اور پاکستانیوں کو قادیانی سازشوں سے آگاہ کیا۔

★ مولانا زاہد الراشدی نے لندن کی عالمی ختم نبوت کانفرنس میں اپنے خطاب کے دوران اور بعد میں برطانوی وزیر اعظم کے نام ایک رجسٹرڈ لیٹر کے ذریعہ برطانوی حکومت کو مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلہ میں کیس کے اس پہلو کی طرف بالخصوص توجہ دلائی کہ اس کیس کا بڑا ملزم مرزا طاہر احمد برطانوی حکومت کی پناہ میں ہے۔ اور برطانوی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ملزم کو یا تو پاکستان واپس بھجوائے یا پھر خود اپنے ذرائع سے کیس کی انکوائری کر کے مرزا طاہر کی پوزیشن کو واضح کرے۔

★ **جہاد افغانستان** ہمارے برادر مسلمان پڑوسی ملک افغانستان کے غیور عوام روس کی مسلح جارحیت کے خلاف اپنے وطن کی آزادی اور دینی تشخص کے تحفظ کے لئے آٹھ سال سے جنگ لڑ رہے ہیں جو بلاشبہ جہاد ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اس جہاد کی مکمل حمایت کر رہی ہے۔

★ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی براہ راست اس جہاد کی سرپرستی فرما رہے ہیں اور ان کے ہزاروں تلامذہ

جنگ میں عملاً شریک ہیں۔

★ گذشتہ سال جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دو راہنماؤں مولانا زاہد الراشدی اور مولانا بشیر احمد شاد نے افغانستان کے اندر ارگون کے محاذ پر جاکر مجاہدین کی سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

★ گذشتہ دسمبر کے دوران سیالکوٹ اور ژوب میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی طرف سے جہاد کانفرنسوں کا انعقاد کر کے جہاد افغانستان اور بھارت کے جارحانہ عزائم کے بارے میں جماعتی موقف پیش کیا گیا۔ اور ملکی سالمیت و وحدت کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

★ سیکولر حلقوں کی طرف سے جہاد افغانستان کی مخالفت اور افغان مجاہدین و مہاجرین کی کردار کشی پر مشتمل مکروہ پروپیگنڈہ کے جواب میں جمعیۃ علماء اسلام نے ہر سطح پر جہاد افغانستان کی حمایت کی اور مخالفین کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔

شیعہ جارحیت کا مسئلہ | شیعہ سنی کشمکش کی تاریخ ہمارے ملک میں بہت پرانی ہے یہ کشمکش متعدد بار فرقہ وارانہ فسادات کا باعث بن چکی ہے اور ہمارے اکابر کی کوشش ہر دور میں یہ رہی ہے کہ اس کشمکش کا دائرہ وسیع نہ ہونے پائے لیکن پڑوسی ملک ایران میں جناب خمینی کے بپاکردہ انقلاب کے بعد اس کشمکش کی نوعیت بدل چکی ہے اور شیعہ سنی کشمکش جو اس سے قبل چند مذہبی رسوم کی ادائیگی اور پبلک مقامات پر انہیں برداشت کرنے یا نہ کرنے تک محدود ہوتی تھی۔ انقلاب ایران کے بعد جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں قطعی طور پر ایک سیاسی تحریک کا رنگ اختیار کر چکی ہے۔ کیونکہ ایرانی انقلاب کے ذمہ دار حضرات شعوری طور پر اس علاقہ کے مسلم ممالک میں شیعہ اقلیتوں کو منظم سیاسی گروہوں کی شکل دے کر ان کے ذریعہ انقلاب ایران کا دائرہ ان ممالک تک وسیع کرنے کی مسلسل مہم چلا رہے ہیں۔

★ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حج بیت اللہ کے موقعہ پر ایرانی عازمین حج کے سیاسی مظاہرے اسی مہم کا حصہ ہیں۔ اور اس سال حج کے موقعہ پر حرم پاک میں ہونے والی افسوسناک خون ریزی کے پیچھے یہی ذہنیت کارفرما ہے۔

حرم پاک میں خون ریزی کے افسوسناک سانحہ کے بعد سعودی عرب کے ایک علاقہ میں شیعہ آبادی کو مسلح بغاوت کے لئے ابھارنے کی پشت پر یہی عزم کام کر رہا ہے۔

★ لبنان میں فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف شیعہ ملیشیا کی مسلح کارروائیاں اور ظلم و ستم اس خطہ میں طاقت کے توازن کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے جنون کا کرشمہ ہے۔

★ کویت اور بحرین کے داخلی معاملات میں ایران کی طرف سے مداخلت کی سابقہ کارروائیاں اور اہل تشیع کو برسر اقتدار لانے کی مسلسل پس پردہ کوششیں اسی مقصد کے لئے ہیں۔

★ عراق کے ساتھ جنگ کو بند نہ کرنے پر مسلسل اصرار اور اس پر ہٹ دھرمی کا نتیجہ اس علاقہ میں امریکہ اور دوسری

عالمی قوتوں کی براہِ راست مداخلت کی صورت میں سامنے آچکا ہے۔ اور اس کا آخری نتیجہ اس خطہ کے مسلم ممالک کی آزادی اور خود مختاری ختم ہونے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

★ شام میں نصیری فرقہ سے تعلق رکھنے والے شیعہ صدر حافظ الاسد کی حکومت کے ہاتھوں اہلِ سنّت کے ہزاروں علماء اور کارکنوں کی شہادت اور سنّی اکثریت کی مظلومانہ زندگی کے تسلسل کو بھی اس مجموعی تناظر سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

اس پس منظر میں ایرانی انقلاب کے بعد پاکستان میں اہلِ تشیع کی نئی سرگرمیوں کا تجزیہ کیا جائے تو ان کا رُخ بھی بالکل واضح اور متعین دکھائی دیتا ہے کہ:۔

★ فقہ جعفریہ کے متوازی نفاذ کا مطالبہ کر کے پاکستان میں نفاذِ اسلام کے مسئلہ کو فرقہ وارانہ بنا دیا گیا ہے۔ اور سیکولر حلقوں کو یہ پروپیگنڈہ کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا ہے کہ نفاذِ اسلام ایک فرقہ وارانہ مسئلہ ہے۔ اس لئے فرقہ واریت سے بچنے کی صورت یہی ہے کہ ملک میں سیکولر نظام کو قبول کر لیا جائے۔

★ اہلسنت کی آبادیوں، بازاروں اور عبادت گاہوں کے سامنے سے ماتمی جلوس زبردستی گذارنے پر اصرار کر کے مذہبی کشیدگی کو خانہ جنگی کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ خلیج کی طرح پاکستان کے اندر بھی بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔

★ گلگت، دیامر، بلتستان، ہنزہ اور سکردو پر مشتمل شمالی علاقہ جات میں پرنس کریم آغا خان کی مسلسل دلچسپی اور کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ اس خطہ کو الگ صوبہ بنانے کی سازباز بھی اسی خواہش کی آئینہ دار ہے۔ کہ پاکستان میں ایک مستقل شیعہ ریاست قائم کر کے اسے پورے ملک میں شیعہ سیاست کی بالادستی کا ذریعہ بنایا جائے جب کہ یہ علاقہ بین الاقوامی دستاویزات میں کشمیر کا حصہ شمار ہوتا ہے۔ اور اسے کشمیر سے الگ کر کے پاکستان کا صوبہ بنانے سے بین الاقوامی سطح پر مسئلہ کشمیر کمزور پڑ جائے گا۔ لیکن اس کی پرواہ کئے بغیر اس علاقہ کو مستقل صوبہ بنانے کی سازباز کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ ہم ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کے حق میں نہیں ہیں اور اسے ملک و قوم اور دین کے اجتماعی مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا پس منظر میں شیعہ جارحیت اور اس کے بڑھتے ہوئے سیاسی عزائم کو نظر انداز کر دینا بھی ملک و قوم اور ملک کی اکثریتی آبادی کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے شیعہ جارحیت کے مقابلہ میں ہر سطح پر اہلسنت کی اجتماعی جدوجہد میں عملاً شرکت کی ہے۔

★ کراچی میں علامہ بنوری ٹاؤن کی جامع مسجد کے عظیم دینی مرکز جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے سامنے سے ماتمی جلوس زبردستی گذارنے کی حکومتی پالیسی کے نتیجہ میں ایک نوجوان شہید اور چار زخمی ہوئے اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا اسفندیار خان اور مولانا اقبال احمد سمیت سینکڑوں راہنما اور کارکن گرفتار کر دیئے گئے۔ سوادِ اعظم اہل سنت کی اس جدوجہد میں ان کی حمایت و معاونت کے لئے راقم الحروف کے علاوہ مولانا قاضی عبد اللطیف، علامہ خالد محمود اور مولانا زاہد الراشدی

کراچی گئے اور لانڈھی جیل میں اسیر راہ نماؤں سے ملاقات کے علاوہ مختلف اجتماعات اور پریس کانفرنس کے ذریعہ سوادِ اہل سنت کی حمایت کا اعلان کیا۔

★ کوہاٹ میں اہل سنت کے خلاف حکومت کے جانبدارانہ اور متشددانہ رویہ کے نتیجہ میں ایک نوجوان شہید ہو گیا اور جاوید پراچہ سمیت متعدد سنی راہ نما گرفتار کر لیے گئے۔ راقم الحروف نے خود کوہاٹ جا کر علماء کرام اور کارکنوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور وہاں کے اہلسنت کے مطالبات اور موقف کی حمایت کی۔

★ لیہ اور جھنگ میں چار نوجوانوں کی شہادت اور درجنوں کے زخمی ہونے کے بعد مولانا حق نواز جھنگوی اور ان کے رفقاء کو قتل کے جھوٹے کیس میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس دوران مولانا قاضی عبداللطیف اور مولانا زاہدالراشدی نے خود جھنگ جا کر سپاہ صحابہؓ کی جدوجہد کی حمایت کی اور ملک میں ہر سطح پر ان کے مطالبات کی حمایت کی جا رہی ہے۔

★ ماتمی جلوس ہی کے تنازعہ میں اٹک میں دو اور گولڑہ میں ایک صاحب شہید ہو گئے۔ اس سلسلہ میں اٹک شہر میں منعقد ہونے والی بہت بڑی کانفرنس سے دوسرے راہ نماؤں کے علاوہ مولانا محمد اجمل خان، راقم الحروف، مولانا زاہدالراشدی اور دیگر جماعتی زعماء نے خطاب کر کے اہلسنت کے مطالبات اور موقف کی حمایت کی۔

★ گذشتہ ہفتہ کے دوران مولانا عبدالحکیم، مولانا قاضی عبداللطیف صاحب، مولانا قاری عزیزالرحمن ہزاروی، مولانا عبدالعزیز جلالی، مولانا قاری میاں محمد اور مولانا قاری محمد زرین پر مشتمل جماعتی وفد نے گلگت ڈویژن کا دورہ کر کے وہاں کی صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ اور شمالی علاقہ جات کے عوام کو درپیش مسائل و مشکلات اور اس علاقہ کی آئینی حیثیت کے تعین کے بارے میں وہاں کے راہ نماؤں سے بات چیت کی۔

★ رحیم یار خان میں ملک بھر کے سنّی راہ نماؤں کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کرنے پر پولیس نے جمعیۃ علماء اسلام کے راہ نماؤں مولانا عبدالرؤف ربانی اور مولانا قاری حماداللہ شفیق اور مجلس احرار اسلام کے راہ نما مولانا حافظ محمد اکبر کو گرفتار کر لیا۔ اور مظاہرین پر تشدد کیا گیا۔ مولانا زاہدالراشدی نے رحیم یار خان کا دورہ کر کے صورتِ حال کا جائزہ لیا اور پریس کانفرنس کے ذریعہ اہلسنت کے مطالبات کی حمایت کا اعلان کیا۔

<u>بیرونی دورے</u> | گذشتہ سال کے دوران جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے متعدد اکابر اور راہ نماؤں کو بیرونی ممالک کے دوروں پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ان مواقع پر دینی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ شریعت بل کی جدوجہد سے ان ممالک کے علماء اور عوام کو آگاہ کیا گیا اور جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بیرونِ ملک تعارف میں اضافہ ہوا۔

★ حضرت الامیر مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد اجمل خان صاحب اور مولانا فداء الرحمن درخواستی نے سالِ رواں کے آغاز میں بنگلہ دیش کا دورہ کیا اور پرانے جماعتی احباب سے ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ ڈھاکہ اور سلہٹ کے متعدد دینی مدارس کے تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔

★ مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا زاہد الراشدی نے ایران کا گیارہ روزہ دورہ کیا اور واپسی پر وہاں کی مجموعی صورت حال بالخصوص اہلسنت کے حالات اور مظلومیت کے بارے میں بیانات اور مضامین کے ذریعہ ملکی اور بین الاقوامی پریس میں آواز اٹھائی۔

★ مولانا زاہد الراشدی نے متحدہ عرب امارات، مصر، امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب کا دورہ کیا۔

★ علامہ خالد محمود اور مولانا منظور احمد چنیوٹی نے جنوبی افریقہ اور سعودی عرب کا دورہ کیا۔

★ مولانا میاں محمد اجمل قادری نے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے متعدد دورے کئے۔

★ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے برطانیہ، فرانس، کینیڈا اور امریکہ کا دورہ کیا اور ابھی وہ بیرونی دورہ سے واپس تشریف نہیں لائے۔

★ حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندی مدظلہ العالی اور ان کے فرزند مولانا عبد الرحمٰن قاسمی بھی سال کا کچھ حصہ بیرونی اسفار میں صرف کرتے ہیں۔ اور ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کی دینی محنت کو ان کی سرپرستی اور معاونت حاصل رہتی ہے۔

بزرگان محترم! یہ ہے ایک حلقہ سا خاکہ جو مختلف محاذوں پر جماعتی کارکردگی کی ایک رپورٹ کی صورت میں آپ کے سامنے رکھا گیا ہے ہمیں احساس ہے کہ جتنا کام ہونا چاہئے تھا ہم اس دوران نہیں کر سکے۔ لیکن ہماری کوشش ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ حضرات کے تعاون کے ساتھ ہماری آئندہ کارکردگی پہلے سے بہتر ہو۔ آپ سب بزرگ اور دوست مل کر دعا بھی فرمائیں اور دعا کے ساتھ ساتھ دوا اور سبب کے طور پر آپ سب حضرات کا تعاون بھی ضروری ہے۔ کیونکہ یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلوص کے ساتھ اکابر کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق دیں۔ آمین یا الہ العالمین